مدیر کے نام

محمد اسلم سلیمی، لاہور

'معذور افراد کے حقوق' (فروری ۲۰۱۶ء) میں مضمون نگار کی محنت قابلِ داد ہے، لیکن اس مضمون کے دوسرے پیرے میں انھوں نے حضرت موسٰیؑ اور حضرت عیسٰیؑ پر نازل ہونے والی کتابوں کا ذکر کرتے ہوئے زبور اور انجیل لکھ دی ہیں جو درست نہیں۔ حضرت موسٰیؑ پر زبور نہیں، تورات نازل ہوئی تھی۔ زبور تو حضرت داؤدؑ پر نازل ہوئی تھی۔ اس طرح کی فاش غلطی مؤقر جریدے میں شائع نہیں ہونی چاہیے تھی۔

ڈاکٹر عبدالربی ،کوہاٹ

'۶۰ سال پہلے' (فروری ۲۰۱۶ء) میں نام نہاد مسلمانوں کے بارے میں سیّدمودودیؒ کا یہ کہنا کہ اس سیرت و اخلاق کے لوگوں سے کوئی جعل سازی، کوئی فریب، کوئی دغابازی اور کوئی خیانت بھی خلاف توقع نہیں ہے، بالکل بجا ہے۔ ایسے ہی لوگ ہماری قیادت پر فائز رہے، اور ہیں، ان سے نجات کے لیے بھرپور جدوجہد کی ضرورت ہے۔

سیّد منور حسن ،کراچی

'امریکا کا سامراجی کردار اور اُمت مسلمہ' (جنوری ۲۰۱۶ء) نظر سے گزرا۔ چند صفحات میں موضوع کا ہمہ پہلو احاطہ کیا گیا ہے۔ اشارے اور کنایے میں بھی بہت کچھ کہا ہے، تاہم واقعاتی اور تجزیاتی پیرایہ بھی ذہن پر دستک دیتا ہے۔ یہ صورت حال تو کسی سے مخفی نہیں ہے کہ جابجا مسلمانوں کو مسلمانوں کے خلاف صف آرا کیا جارہا ہے۔ یوں چھری خربوزے پہ گرے یا خربوزہ چھری پہ، ہر طرح سے یہ حکمت عملی نتائج دکھارہی ہے۔

اسلامی تحریکیں 'امریکی فیکٹر' کو متن سے نکال کر حاشیے میں دھکیلتی نظر آتی ہیں، شاید حالات کی 'سنگینی' اس کا سبب قرار پائے۔ ایسے میں برادرم عبدالرشید صدیقی صاحب کا مضمون اسلامی تحریک کے کارکنوں کے لیے ایک یاد دہانی ہے اور بین الاقوامی منظرنامے کی نقاب کشائی بھی، اللھم زد فزد! اس موضوع پر ترجمان میں، دہشت گردی کے نام پر مسلط کی جانے والی 'عالمی اور لیگل' دہشت گردی کے ابطال اور تجزیے پر مبنی اگر ہر ماہ ایک تحریر شامل ہوسکے تو ترجیحات کا تعین کرنے میں مدد ملے گی۔

افشاں نوید ،کراچی

'تخفیفِ آبادی یا مغرب کا غلبہ؟' (فروری ۲۰۱۶ء) کے ضمن میں چند اعداد و شمار پیش ہیں۔ ایک سروے کے مطابق یورپی ممالک میں یورپین کی آبادی ۶۵ء۱ فی صد کے حساب سے بڑھ رہی ہے، جب کہ

انھی ممالک میں مسلمانوں کی آبادی میں ۸۱ء فی صد کے حساب سے اضافہ ہو رہا ہے۔ برطانیہ میں گذشتہ تین دہائیوں میں مسلمانوں کی تعداد ۸۲ ہزار سے بڑھ کر ۲۵ لاکھ ہو چکی ہے۔ سب سے دل چسپ رپورٹ جرمنی کے بارے میں ہے۔ ۲۰۵۰ء تک جرمنی ایک مسلم ریاست بن جائے گا۔ فرانس میں ٹین ایج (teen age) کے بچوں میں ۳۰ فی صد بچے مسلمان ہیں۔ ہالینڈ میں مسلمانوں کی آبادی ۵ فی صد کے حساب سے بڑھ رہی ہے۔ ایک دہائی کے بعد یہاں کی نصف آبادی مسلمانوں پر مشتمل ہوگی۔ گوگل تحقیقی رپورٹ کے مطابق یورپی ممالک میں بسنے والے ۵۲ ملین مسلمان آیندہ دو دہائیوں میں ۱۰۴ ملین ہو جائیں گے۔

ایم طاہر سلیم ،اسلام آباد

'رسائل و مسائل' (جنوری ۲۰۱۶ء) میں غائبانہ نمازِ جنازہ کے بارے میں مدلل جواب پڑھ کر اطمینان ہوا۔ اگر سرّی اور جہری نمازِ جنازہ کے بارے میں بھی وضاحت شائع کریں تو مناسب ہوگا۔

رفیع الدین ہاشمی، لاہور

شمارۂ فروری 'احمد ابوسعید کی علمی خدمات' (ص ۸۸) کے عنوان والا اشتہار شائع نہیں ہونا چاہیے تھا۔ اس کی متعدد وجوہ ہیں۔ ان کی تحریروں میں حددرجہ ادّعا پایا جاتا ہے۔ انھوں نے از خود محقق، مفسر اور صاحبِ اسلوب مصنف بن کر مولانا مودودی کی عبارات کی اصلاح فرمائی ہے اور ساتھ یہ بھی لکھا ہے کہ یہ کام 'مولانا مودودی کی ہدایات کے مطابق' کیا ہے۔ کوئی پوچھے: جو کچھ آپ مولانا کی تحریروں اور تصانیف کے ساتھ کر رہے ہیں، کیا یہ ہدایات آپ کو عالمِ برزخ سے موصول ہوئی ہیں؟ پھر ان کی تصانیف میں غیر متعلق لوازمہ بھی شامل ہوتا ہے۔ وہ دوسروں کی تحقیق کو اپنی کتابوں میں اکثر بلاحوالہ شامل کرتے ہیں، اور اپنی ان قلمی مداخلتوں کو 'احمد ابوسعید کی علمی خدمات' قرار دیتے ہیں (بصورتِ اشتہار یہ بھی ادّعا ہے)۔ یہی وجہ ہے کہ بھارت میں نظم جماعت ان چیزوں پر تحفظات کا اظہار کرتا ہے۔

رئیس احمد نعمانی ،علی گڑھ

دسمبر کے شمارے میں شیخ عبدالقادر جیلانی پر جو مضمون شائع ہوا ہے، اس میں ایک جگہ (ص ۹۱ پر) لکھا ہے: ''......انھوں نے مختلف مسالک وطریقہ ہاے ارادت کو جمع کیا۔ قطب، ابدال اور اولیا جیسی اصطلاحات اسی پورے کام کو منظم کرنے کا عنوان تھیں......''۔ کیا ان اصطلاحات کا واقعی اسلام سے کوئی تعلق ہے؟ کیا قرآن وحدیث کی اصطلاحیں ناکافی تھیں، جو یہ خودساختہ نظامِ تصوف رائج کیا گیا؟ کیا تصوف بابِ تفعّل کا مصدر نہیں ہے، جس کی خاصیت میں تصنع شامل ہے۔ یہ لفظ خود اپنے پورے نظام کے مصنوعی ہونے کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ 'اولیا' کی اصطلاح تو قرآن میں موجود ہے، مگر باقی سب مفروضات و مجہولات ہیں، جن سے بہت سے علما بھی صدیوں سے دھوکا کھا رہے ہیں۔